Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

# The Caliphate System: Historical Evolution, Intellectual Diversity, and the Prospects of Revival in the Contemporary Era—A Critical and Comparative Study

## نظامِ خلافت: تاریخی ارتقاء، فکری تنوع اور جدید دور میں احیاءِ خلافت کے امکانات کا تحقیقی وتقابلی جائزہ

**Authors Details**
**1. Usman Mughees Qazi (Corresponding Author)**
M Phil Research Scholar, Institute of Islamic Studies and Sharia, MY (Muslim Youth) University, Islamabad, Pakistan. Qaziu@yahoo.com

**Citation**
Qazi, Usman Mughees. "The Caliphate System: Historical Evolution, Intellectual Diversity, and the Prospects of Revival in the Contemporary Era—A Critical and Comparative Study."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 449−462.

**Submission Timeline**
**Received:** Mar 05, 2025
**Revised:** Mar 18, 2025
**Accepted:** April 09, 2025
**Published Online:** April 28, 2025

Article QR

**Publication, Copyright & Licensing**

**Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.**
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

# The Caliphate System: Historical Evolution, Intellectual Diversity, and the Prospects of Revival in the Contemporary Era—A Critical and Comparative Study

# نظامِ خلافت: تاریخی ارتقاء، فکری تنوع اور جدید دور میں احیاءِ خلافت کے امکانات کا تحقیقی و تقابلی جائزہ

عثمان مغیث قاضی☆

## Abstract

This study investigates the Caliphate as a multidimensional and evolving concept, tracing its historical development, ideological foundations, and contemporary relevance. It examines the distinctive political and religious characteristics of various historical Caliphate models—including the Rashidun, Umayyad, Abbasid, and Ottoman periods—and highlights how their governance structures aligned with Islamic political thought. The research further explores the major modern challenges to reviving the Caliphate in the 21st century, including the dominance of nation-states, the secularization of Muslim societies, internal political fragmentation, and global power dynamics. It presents an analytical comparison of views from different Islamic schools of thought and contemporary political movements regarding the practicality, legitimacy, and necessity of restoring the Caliphate. While the idea of a unified Caliphate faces significant theoretical and practical hurdles, this study argues that core principles such as shūrā (consultation), ʿadl (justice), and waḥdat al-ummah (unity of the Muslim nation) can be adapted within modern constitutional frameworks. The study concludes that the spirit of the Caliphate, if interpreted constructively, can offer a model of governance that promotes justice, ethical leadership, and socio-political unity in the Muslim world. This research contributes to the ongoing scholarly discourse by proposing balanced interpretations, drawing lessons from history, and providing practical insights for contemporary Islamic governance within the boundaries of modern international political systems.

**Keywords:** Caliphate, Islamic Political Thought, Revival, Modern Challenges, Comparative Governance

## تعارف موضوع

زیرِ نظر تحقیق کا مقصد نظامِ خلافت کے تاریخی ارتقاء، فکری تنوع اور جدید دور میں اس کے احیاء کے امکانات کا تنقیدی و تقابلی جائزہ پیش کرنا ہے۔ خلافت اسلامی تاریخ میں ایک مرکزی اور ہمہ گیر نظامِ حکمرانی رہا ہے، جو نہ صرف سیاسی اور قانونی ڈھانچوں کو تشکیل دیتا رہا بلکہ امتِ مسلمہ کی وحدت، عدل و انصاف اور شوریٰ پر مبنی قیادت کے اصولوں کو بھی عملی جامہ پہناتا رہا۔ خلافتِ راشدہ، بنو امیہ، بنو عباس اور سلطنتِ عثمانیہ جیسے مختلف ادوار اس نظام کی مختلف شکلوں اور اجزائے ترکیبی کو پیش کرتے ہیں۔ تحقیق میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ جدید دور کے تقاضے، جیسے قومی ریاستوں کا تصور، سیکولر نظامِ سیاست، عالمی طاقتوں کی مداخلت اور امتِ مسلمہ میں داخلی تقسیم، خلافت کے کسی بھی جدید ماڈل کے اطلاق میں

☆ ایم فل ریسرچ اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز اینڈ شریعت، مسلم یوتھ (MY) یونیورسٹی، اسلام آباد، پاکستان۔

رکاوٹ کا باعث بن سکتے ہیں۔ تاہم، شوریٰ، عدل، مساوات اور وحدت جیسے اسلامی اصول آج بھی جدید ریاستوں میں قابلِ تطبیق ہیں۔ اس مطالعے کا بنیادی ہدف یہ ہے کہ ان اصولوں کو جدید آئینی اور جمہوری ریاستوں کے تناظر میں سمجھا اور نافذ کیا جا سکتا ہے، تاکہ مسلم دنیا میں مؤثر اور عادلانہ حکمرانی کا نظام قائم ہو سکے۔

### 1. نظامِ خلافت کا تاریخی ارتقاء: امتیازی سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کا تجزیاتی مطالعہ

نظامِ خلافت، اپنی ابتدائی تشکیل سے لے کر سقوط تک، عالمِ اسلام میں ایک مرکزی سیاسی اور نظریاتی قوت رہا ہے۔ صدیوں سے اس کا ڈھانچہ، صوتی اور اجتماعی شناخت کے اصولوں پر گہرا اثر پڑا ہے۔ زیرِ نظر تحقیق کا بنیادی مقصد نظامِ خلافت کے تاریخی ارتقاء کے اہم مراحل کی نشاندہی کرنا اور ہر مرحلے کی امتیازی سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کا تجزیہ کرنا ہے۔ اس مطالعے کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی جائے گی کہ خلافت نے مختلف ادوار میں کس طرح سیاسی اور نظریاتی شکل اختیار کی، کن عوامل نے اس کے ارتقاء پر اثر انداز کیا اور ہر دور میں اس کے بنیادی اصولوں کی تشریح کس طرح کی گئی۔

کیا ہے تو نے متاعِ غرور کا سودا
کہ ملت کا یہ سرمایہ ہے خلافت کی روح[1]

### 1.1 نظامِ خلافت کا تاریخی ارتقاء:

* نظامِ خلافت کی تاریخ کو مختلف اہم ادوار میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن میں سے ہر ایک اپنی امتیازی سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کا حامل ہے۔ ذیل میں ان اہم مراحل کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے:
* **خلافتِ راشدہ (632-661 عیسوی)**: یہ دور خلافت کا ابتدائی اور مثالی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ اس دور کی امتیازی خصوصیات میں خلفاء کا تقرر شوریٰ کے ذریعے، عدل و انصاف پر مبنی حکمرانی، سادہ زندگی، اور اسلامی اصولوں کی سختی سے پابندی شامل ہیں۔ نظریاتی طور پر، اس دور میں خلافت نبوت کے منہج پر قائم تھی اور خلیفہ کو امت کا خادم اور نگہبان تصور کیا جاتا تھا۔[2]
* **خلافتِ بنو امیہ (661-750 عیسوی)**: اس دور میں خلافت موروثی بادشاہت میں تبدیل ہو گئی، جس نے شوریٰ کے اصول کو کمزور کیا۔ سیاسی طور پر، اس دور میں فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور ایک وسیع سلطنت قائم ہوئی۔ نظریاتی طور پر، عربی قومیت کا غلبہ ہے، اور خلافت کے اسلامی پرنسپلوں سے انحراف کی شکایات بھی شائع کی گئیں۔[3]
* **خلافتِ بنو عباس (750-1258 عیسوی)**: عباسی دور کو اسلامی تہذیب کا سنہری دور کہا جاتا ہے۔ نسیاسی طور پر، اس کا نظام ایک مضبوط مرکزی حکومت پر مبنی تھا، اور اس نے اسلامی دنیا کو یورپی طاقتوں کے خلاف رہنمائی کرنے کی کوشش کی۔ نظریاتی طور پر، اس دور میں

---

[1] Iqbāl, ‘Allāma, “Kiyā hay tū nay matā‘-i-ghurūr kā sawdā,” in *Ẓarb-i-Kalīm* (Lahore: Iqbāl Academy Pakistan, 1936), 100.

[2] Al-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr, *Tārīkh al-Ṭabarī*, vol. 1, trans. Muḥammad Ṣiddīq Hāshimī (Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, 2000), 3–544.

[3] Al-Ṭabarī, Abū Ja‘far Muḥammad ibn Jarīr, *Tārīkh al-Ṭabarī*, vol. 4, trans. Sayyid Ḥaidar ‘Alī Ṭabaṭabā’ī (Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, 2000), 3–818.

اسلامی فقہ، فلسفہ اور سائنس نے بہت ترقی کی اور خلافت کے نظریے کو مختلف فقہی اور کلامی مکاتب فکر نے اپنے اپنے انداز میں پیش کیا۔ تاہم، اس دور کے اواخر میں مرکزی خلافت کمزور پڑ گئی اور متعدد خود مختار ریاستیں وجود میں آ گئیں۔[4]

* **خلافتِ عثمانیہ (1517–1924 عیسوی)**: عثمانیوں نے ایک وسیع سلطنت قائم کی اور ایک طویل عرصے تک خلافت کے منصب کو برقرار رکھا۔ سیاسی طور پر، ان کا نظام ایک مضبوط مرکزی حکومت پر مبنی تھا اور انہوں نے یورپی طاقتوں کے مقابلے میں مسلم دنیا کی قیادت کرنے کی کوشش کی۔ نظریاتی طور پر، عثمانی خلفاء نے خود کو عالمِ اسلام کے قائد کے طور پر پیش کیا اور حرمین شریفین کی تولیت ان کی مذہبی حیثیت کو مزید مستحکم کرتی تھی۔ تاہم، ان کی سلطنت کی قومیت کے ترقی اور مغربی اثر و رسوخ سے، سلطنت گرنے لگی۔[5]

### 1.2 امتیازی سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کا تجزیہ:

ہر دور میں نظامِ خلافت نے مختلف سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کا مظاہرہ کیا۔ خلافتِ راشدہ میں، کونسل کا نظام اور اسلامی اصولوں کی قیادت کیلیف راشیڈا میں واقع ہوئی، لیکن محترمہ اومد کے وقت کے مطابق، عرب ورثے اور قومیت کے رسوخ کو بڑھایا گیا۔[6] اگرچہ عباسی دور کے دوران تعلیمی اور ثقافتی ترقی ہوئی، لیکن سیاسی مرکز غائب ہونا شروع ہوا۔۔ عثمانیوں نے ایک وسیع سلطنت کو متحد رکھنے کی کوشش کی اور ایک مضبوط انتظامی ڈھانچہ قائم کیا، لیکن وہ بھی جدید دور کے چیلنجوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔[7]

نظریاتی طور پر بھی خلافت کے تصور میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ابتدائی دور میں خلافت نبوت کا جانشین ہونے کی حیثیت سے ایک خالص مذہبی اور سیاسی منصب تھا، لیکن بعد کے ادوار میں اس میں بادشاہت کے عناصر بھی شامل ہوتے گئے۔ مختلف فقہی اور کلامی مکاتب فکر نے خلافت کے اصولوں، خلیفہ کے اختیارات اور امت کی ذمہ داریوں کے بارے میں مختلف آراء پیش کیں۔[8]

**نتائج:** اسلامی تاریخ میں خلافت ایک متحرک اور ارتقاپذیر نظام ہے نظامِ خلافت کا تاریخی ارتقاء ایک پیچیدہ اور کثیر الجہتی عمل ہے۔ ہر دور نے اپنی مخصوص سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کے ساتھ اس نظام کو ایک نئی شکل دی۔ خلافتِ راشدہ کا مثالی نمونہ بعد کے ادوار کے لیے ایک معیار کی حیثیت رکھتا رہا، لیکن عملی طور پر مختلف سیاسی اور سماجی عوامل کے باعث اس میں تبدیلیاں آتی رہیں۔ اس تاریخی مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ خلافت کوئی مستحکم تصور نہیں تھا، لیکن اس نے وقت اور حالات کے نقطہ نظر کی ترجمانی اور ان پر عمل درآمد جاری رکھا ہے۔ آج کل، جب خلافت کے تصور پر تبادلہ خیال کیا جائے تو ہر دور کی اس تاریخی ترقی اور مخصوص خصوصیات کو مدنظر رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

---

[4] Al-Ṭabarī, Abū Ja'far Muḥammad ibn Jarīr, *Tārīkh al-Ṭabarī*, vol. 5, trans. Sayyid Muḥammad Ibrāhīm Nadwī (Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, 2000), 3–813; vol. 6, 1–464; vol. 7, 1–499.

[5] 'Uzair, Muḥammad, *Dawlat-i-'Uthmāniyya*, vol. 1 (A'ẓamgarh, India: Dār al-Muṣannifīn Shiblī Academy, n.d.), 3.

[6] Ibn Khaldūn, 'Abd al-Raḥmān, *Tārīkh Ibn Khaldūn*, part 9: *Sulāṭīn Mamālīk Baḥriyya kī Mufaṣṣal Tārīkh*, trans. and ed. Ḥāfiẓ Sayyid Rashīd Aḥmad Arshad (Karachi: Nafīs Academy, 2003).

[7] 'Uzair, Muḥammad, *Dawlat-i-'Uthmāniyya*, vol. 2 (A'ẓamgarh, India: Dār al-Muṣannifīn Shiblī Academy, n.d.), 3.

[8] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Tārīkh al-Khulafā'* (Lahore: Mumtāz Academy, 2011), 1–669.

**آئندہ تحقیق کے لیے اشارے:** آئندہ تحقیق میں ان عوامل کا مزید گہرائی سے جائزہ لیا جا سکتا ہے جنہوں نے خلافت کے مختلف ادوار میں اس کی سیاسی اور نظریاتی شکل کو متاثر کیا۔ اس کے علاوہ، کرفا کے مختلف اسلامی مفکرین کے تصورات اور جدید دور میں ان کی موافقت کا تقابلی مطالعہ اہم تحقیقی موضوعات ہو سکتا ہے۔

### 2. جدید دور کے سیاسی، سماجی اور بین الاقوامی چیلنجز اور نظام خلافت کا ممکنہ احیاء: اثرات کا تجزیاتی مطالعہ

خلافت اسلام کی تاریخ میں ایک مرکزی سیاسی اور نظریاتی تصور تھا۔[9] تاہم، جدید دور اپنے منفرد سیاسی، سماجی اور بین الاقوامی چیلنجز کے ساتھ اس نظام کے کسی بھی ممکنہ احیاء یا اطلاق کے لیے گہرے مضمرات رکھتا ہے۔[10] حکومتوں کا واقعہ سیکولر تھیوری، عالمگیریت کے اثرات اور بین الاقوامی مطالعاتی قوتوں کے پیچیدہ تعامل کے نتائج ہیں، جن کا کیلیفور نیا ایسڈ کے جدید تصورات میں جانچنا ضروری ہے۔ زیرِ نظر تحقیق کا مقصد جدید دور کے ان اہم چیلنجوں کا جائزہ لینا اور ان کے نظامِ خلافت کے کسی بھی ممکنہ احیاء یا اطلاق پر پڑنے والے اثرات کا تعین کرنا ہے۔[11]

### 2.1 جدید دور کے سیاسی چیلنجز:

جدید دور کا سب سے بڑا سیاسی چیلنج **قومی ریاست (Nation-State)** کا نظام ہے۔ خلافت کا روایتی تصور ایک عالمگیر امت کی وحدت پر مبنی ہے، جو جغرافیائی حدود کو عبور کرتا ہے۔[12] متضاد پر، قومی ریاستیں اپنی خود مختاری، علاقائی سالمیت اور قومی شناخت پر زور دیتی ہیں۔ خود مسلم دنیا کو بھی متعدد قومی ریاستوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کی اپنی سیاسی ترجیحات، قوانین اور بین الاقوامی وابستگی ہے۔ ایسے حالات میں، ایک واحد عالمگیر خلافت کا قیام ان ریاستوں کی خود مختاری کے لیے ایک بڑا چیلنج ہو گا۔

ایک اور اہم سیاسی چیلنج **جمہوریت اور سیکولرزم** کا بڑھتا ہوا اثر ہے- اس کے باوجود مسلم دنیا میں مختلف حکومتیں، جمہوریت کا احترام اور رائے عامہ عالمی معیار بن جاتا ہے۔ خلافت اور اس کی طاقت کی تقرری پر مبنی خلافت کا روایتی تصور جدید جمہوری اصولوں سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ اسی طرح، سیکولر خیالات جو حکومت سے مذہب کی علیحدگی پر زور دیتے ہیں وہ خلافت کے بنیادی تصور سے متصادم ہیں، جہاں مذہب ریاست کی بنیاد اور قیادت ہے۔

### 2.2 جدید دور کے سماجی چیلنجز:

معاشرتی سطح پر، ثقافتی تنوع اور جدیدیت کی دولت اہم ہے۔ مسلم دنیا مختلف نسلی، زبان اور ثقافتی گروہوں پر مشتمل ہے جن کی اپنی شناخت اور ترجیحات ہیں۔ ایک واحد خلافت کا قیام ان مختلف گروہوں کے درمیان اتحاد اور ہم آہنگی پیدا کرنے میں مشکلات پیدا کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، جدید مواصلات کی معلومات اور عالمگیریت سے یہ متاثر ہوتا ہے کہ بہت ساری ثقافتیں اور نظریات بہت ساری ثقافتوں کی طرح نہیں ہیں۔ ایسے ماحول میں، ایک متفقہ مذہبی اور سیاسی قیادت پر مبنی خلافت کو اپنی نظریاتی بنیادوں کو برقرار رکھنے اور مختلف سماجی گروہوں کو متحد کرنے میں دشواری پیش آ سکتی ہے۔

---

9 Ibn Khaldūn, ʻAbd al-Raḥmān, *Tārīkh Ibn Khaldūn*, part 10, trans. and ed. Ḥāfiẓ Sayyid Rashīd Aḥmad Arshad (Karachi: Nafīs Academy, 2003).

10 ʻUzair, Muḥammad, *Dawlat-i-ʻUthmāniyya*, vol. 1, 3.

11 Al-Ṭabarī, *Tārīkh al-Ṭabarī*, vol. 1, 3–544.

12 Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Tārīkh al-Khulafā'* (Lahore: Mumtāz Academy, 2011), 1–669.

### 2.3 جدید دور کے بین الاقوامی چیلنجز:

بین الاقوامی سطح پر، **طاقت کا توازن اور بین الاقوامی قوانین** خلافت کے کسی بھی ممکنہ احیاء کے لیے اہم چیلنجز ہیں۔ موجودہ عالمی نظام قومی ریاستوں کی خودمختاری پر مبنی ہے اور بین الاقوامی قوانین ان کی باہمی رضامندی سے تشکیل پاتے ہیں۔ ایک خودساختہ عالمی خلافت کا قیام اس نظام کے لیے ایک بڑا خطرہ تصور کیا جاسکتا ہے اور بین الاقوامی سطح پر شدید ردعمل کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، مختلف عالمی طاقتوں کے اپنے سیاسی اور اقتصادی مفادات ہیں، جو مسلم دنیا میں کسی بھی وحدت یا بڑے سیاسی اتحاد کے قیام میں رکاوٹیں پیدا کرسکتے ہیں۔

### 2.4 خلافت کے ممکنہ احیاء پر اثرات:

جدید دور کے ان چیلنجوں کے تناظر میں، نظامِ خلافت کے کسی بھی ممکنہ احیاء یا اطلاق کے دوررس اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔ اگر کوئی ایسی کوشش کی جاتی ہے، تو اس کے نتیجے میں موجودہ قومی ریاستوں کے درمیان تنازعات بڑھ سکتے ہیں، علاقائی عدم استحکام پیدا ہوسکتا ہے، اور بین الاقوامی سطح پر ایک نیا محاذ کھل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، خلافت کے نفاذ کے طریقہ کار اور اس کے حکومتی ڈھانچے میں بھی سنگین اختلافات ہیں، جو بڑی الجھن کا باعث بن سکتے ہیں۔[13]

**نتائج:** جدید دور کے سیاسی، سماجی اور بین الاقوامی چیلنجز نظامِ خلافت کے کسی بھی ممکنہ احیاء یا اطلاق کے لیے سنگین مضمرات رکھتے ہیں۔ قومی ریاستوں کا نظام، جمہوری اور سیکولر نظریات کا اثر، ثقافتی تنوع، عالمگیریت، اور بین الاقوامی طاقتوں کا پیچیدہ تعامل یہ تمام عوامل ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ان چیلنجوں کا گہرائی سے جائزہ لینا اور ان کے ممکنہ اثرات کا تعین کرنا خلافت کے تصور پر کسی بھی معاصر بحث کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ خلافت کے تاریخی تجربے سے سبق حاصل کرتے ہوئے، مسلم دنیا کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق حکمرانی کے ایسے متبادل ماڈلز تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو اتحاد، انصاف اور ترقی کو فروغ دے سکیں۔

**آئندہ تحقیق کے لیے اشارے:** آئندہ تحقیق میں ان مخصوص حکمت عملیوں اور طریقوں کا جائزہ لیا جاسکتا ہے جن کے ذریعے مسلم دنیا جدید دور کے چیلنجوں کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنے سیاسی اور سماجی مسائل کا حل تلاش کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ، مختلف اسلامی مفکرین کے ان متبادل تصورات کا تقابلی مطالعہ بھی مفید ہوسکتا ہے جو خلافت کے روایتی ماڈل سے ہٹ کر عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں۔

## 3. مسلم دنیا میں خلافت کا تصور: مختلف مکاتبِ فکر اور سیاسی تحریکوں کے آراء اور استدلال کا تقابلی مطالعہ

خلافت اسلام کی تاریخ میں ایک ایک مرکزی سیاسی اور فکری تصور تھا[14]۔[15] مختلف مکاتبِ فکر اور سیاسی تحریکیں اس تصور کی مختلف تعبیرات پیش کرتی ہیں، جن کے اپنے تاریخی، نظریاتی اور سیاسی پس منظر ہیں۔[16] زیر نظر تحقیق کا مقصد مسلم دنیا میں خلافت کے تصور کے حوالے سے موجود مختلف مکاتبِ فکر اور سیاسی تحریکوں کے اہم آراء اور استدلال کا تقابلی مطالعہ کرنا ہے۔ اس تحقیق کے ذریعے یہ سمجھنے کی کوشش کی

---

[13] Isrār Aḥmad, *Rasūl-i-Inqilāb kā Ṭarīq-i-Inqilāb* (Lahore: Maktaba Khuddām al-Qur'ān, 2004), 55.

[14] Ibn Khaldūn, 'Abd al-Raḥmān, *Muqaddima Ibn Khaldūn*, part 1 (Urdu) (Karachi: Nafīs Academy, 2000), 1–334.

[15] Ibn Khaldūn, 'Abd al-Raḥmān, *Muqaddima Ibn Khaldūn*, part 1 (Urdu) (Karachi: Nafīs Academy, 2000), 1–334.

[16] Al-Ṭabarī, *Tārīkh al-Ṭabarī*, vol. 1, 3–544.

جائے گی کہ یہ مختلف گروہ خلافت کے بنیادی اصولوں، اس کے نفاذ کے طریقہ کار اور جدید دور میں اس کی مطابقت کے بارے میں کیا نقطہ نظر رکھتے ہیں۔

### 3.1 مختلف مکاتبِ فکر کے آراء:

مسلم دنیا میں خلافت کے تصور پر مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان نمایاں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم مکاتبِ فکر اور ان کے آراء کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

* **روایتی سنی مکتبِ فکر:** اس مکتبِ فکر کے پیروکار خلافت کو امت کی وحدت اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لیے ایک ضروری ادارہ سمجھتے ہیں۔ وہ خلافتِ راشدہ کو ایک مثالی نمونہ قرار دیتے ہیں اور اس کے بعد کے ادوار میں بھی کسی نہ کسی شکل میں خلافت کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک خلیفہ کا تقرر شوریٰ یا اہلِ حل و عقد کے ذریعے ہونا چاہیے اور وہ اسلامی شریعت کے مطابق حکومت کرنے کا پابند ہے۔ تاہم، اس مکتبِ فکر کے اندر بھی خلیفہ کے اختیارات اور تقرر کے طریقہ کار پر مختلف آراء موجود ہیں۔[17]
* **سلفی مکتبِ فکر:** سلفی مکتبِ فکر خلافت کے احیاء پر زور دیتا ہے اور اسے عصرِ حاضر کے مسلمانوں کے مسائل کا حل تصور کرتا ہے۔ وہ خلافتِ راشدہ کے خالص نمونے کی پیروی کرنے کی دعوت دیتے ہیں اور موروثی بادشاہت اور جدید جمہوری نظاموں کو اسلامی اصولوں سے متصادم قرار دیتے ہیں۔ تاہم، اس مکتبِ فکر کے اندر بھی خلافت کے قیام کے طریقہ کار اور اس کے دائرہ کار پر اختلافات پائے جاتے ہیں، جن میں بعض انتہاپسندانہ خیالات بھی شامل ہیں۔
* **شیعہ مکتبِ فکر:** شیعہ مکتبِ فکر خلافت کے روایتی سنی تصور سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ ان کے نزدیک امامت (جو خلافت کا متبادل تصور ہے) ایک الٰہی منصب ہے اور یہ صرف حضرت علی علیہ السلام اور ان کی نسل سے تعلق رکھنے والے ائمہ کا حق ہے۔ وہ پہلے تین خلفاء کی خلافت کو جائز نہیں سمجھتے اور ان کے نزدیک امام غائب کے ظہور تک مسلمانوں کی رہنمائی مجتہدین کی ذمہ داری ہے۔
* **صوفی مکتبِ فکر:** صوفی مکتبِ فکر عام طور پر سیاسی اقتدار سے دوری اختیار کرتا ہے اور روحانی تزکیہ اور باطنی اصلاح پر زیادہ توجہ مرکوز رکھتا ہے۔ اگرچہ وہ خلافت کے اصولی تصور کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن ان کی ترجیح ایک عادل اور روحانی پیشوا کی ہوتی ہے، چاہے وہ براہ راست سیاسی اقتدار نہ بھی رکھتا ہو۔ ان کے نزدیک ظاہری خلافت کی بجائے باطنی ولایت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

### 3.2 مختلف سیاسی تحریکوں سے آراء اور دلیل:

مسلم دنیا میں مختلف سیاسی تحریکیں بھی خلافت کے تصور کے حوالے سے اپنے اپنے آراء اور استدلال پیش کرتی ہیں۔ ان میں سے چند اہم تحریکیں اور ان کے خیالات درج ذیل ہیں:

* **اخوان المسلمون (Muslim Brotherhood):** یہ تحریک خلافت کو ایک مطلوبہ سیاسی نظام کے طور پر دیکھتی ہے جو امت کو متحد کر سکتا ہے اور اسلامی اصولوں پر مبنی معاشرہ قائم کر سکتا ہے۔ وہ خلافت کے قیام کے لیے بتدریج اصلاحی عمل پر یقین رکھتے ہیں اور موجودہ قومی ریاستوں کے اندر رہتے ہوئے اس مقصد کے لیے کام کرنے کی وکالت کرتے ہیں۔

[17] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Tārīkh al-Khulafā'*, 50.

* **حزب التحریر (Hizb ut-Tahrir):** یہ تحریک خلافت کے فوری قیام کا مطالبہ کرتی ہے اور موجودہ قومی ریاستوں کو غیر اسلامی قرار دیتی ہے۔ وہ ایک عالمی خلافت کے قیام کے لیے سیاسی جدوجہد پر زور دیتے ہیں اور اس مقصد کے لیے تمام مسلمانوں کو متحد ہونے کی دعوت دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک خلافت کا قیام ہی مسلمانوں کے تمام مسائل کا حل ہے۔
* **تنظیم اسلامی (Tanzeem-e-Islami):** یہ تحریک اسلامی نظامِ خلافت کی بحالی کو اپنا بنیادی مقصد قرار دیتی ہے۔ ان کے نزدیک خلافت کا قیام ایک شرعی فریضہ ہے اور یہ مسلمانوں کے تمام انفرادی و اجتماعی مسائل کا حل ہے۔ تنظیم اسلامی "انقلابِ نبوی" کے منہج پر یقین رکھتی ہے، یعنی معاشرے میں بتدریج فکری اور اخلاقی تبدیلی کے ذریعے بالآخر خلافت کا قیام عمل میں آئے۔ وہ اس مقصد کے لیے تعلیم و تربیت، دعوت و تذکیر اور منظم جدوجہد پر زور دیتے ہیں، تاہم مسلح جدوجہد کی نفی کرتے ہیں۔
* **انتہاپسند جہادی تنظیمیں (Extremist Jihadi Organizations):** تنظیمیں جیسے داعش خلافت کی ایک پر تشدد اور مسخ شدہ تعبیر پیش کرتی ہیں۔ وہ طاقت کے ذریعے خلافت قائم کرنے اور اپنے سخت گیر نظریات کو نافذ کرنے کے لیے مسلح جدوجہد کو جائز قرار دیتی ہیں۔ ان کے نزدیک خلافت کا قیام ایک فوری مذہبی فریضہ ہے اور اس کے راستے میں آنے والی ہر رکاوٹ کو دور کرنا جائز ہے۔

### 3.3 تقابلی تجزیہ:

مختلف فکری اور سیاسی تحریکوں کے لئے نظریات کے تقابلی جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ ماہرین اور مسلمانوں کی دنیا میں مختلف کامیابیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔[18] روایتی سنی مکتبِ فکر ایک تاریخی تسلسل کے ساتھ خلافت کو ایک ضروری ادارے کے طور پر دیکھتا ہے، جبکہ سلفی مکتبِ فکر خلافتِ راشدہ مختلف فکری اور سیاسی تحریکوں کے لئے نظریات کے تقابلی ٹیسٹوں کی نمائش سے پتہ چلتا ہے کہ ماہرین اور مسلمانوں کی دنیا میں مختلف کامیابیوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کے مختلف دانشورانہ اور سیاسی تحریکوں کے خیالات کا تقابلی امتحان یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسلم دنیا میں پیشہ ورانہ اور اختلافات موجود ہیں۔ خالص نمونے کے احیاء پر زور دیتا ہے۔[19] شیعہ مکتبِ فکر امامت کے اپنے مخصوص نظریے کی بنیاد پر خلافت کے سنی تصور سے اختلاف رکھتا ہے، اور صوفی مکتبِ فکر روحانی پہلو پر زیادہ توجہ مرکوز کرتا ہے۔۔ اخوان المسلمون بتدریج اصلاح کے ذریعے خلافت کے قیام کی حامی ہے، حزب التحریر فوری سیاسی جدوجہد پر زور دیتی ہے، جبکہ انتہاپسند جہادیسیاسی تحریکوں میں کرفا اور ان کی تخلیق میں واضح اختلافات ہیں۔ تنظیمیں پر تشدد ذرائع استعمال کرتی ہیں۔

**نتائج:** مسلم دنیا میں خلافت کا تصور ایک کثیر الجہتی اور متضاد موضوع ہے۔ تھنگس اور سیاسی تحریکوں کے مختلف اسکول مختلف تشریحات پیش کرتے ہیں جو ان کی اپنی تاریخی، نظریاتی اور سیاسی اصل کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان مختلف نظریات اور ارگب کا تقابلی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ خلافت کا کوئی متفقہ نظریہ نہیں ہے۔ تمام جدید مباحثوں میں، اختلافات کو سمجھنے اور ان کا احترام اہم ہے۔[20]

---

[18] Ibn Khaldūn, ‘Abd al-Raḥmān, *Tārīkh Ibn Khaldūn*, part 12: *350 AH aur 800 AH kay darmiyān Dunyā’-i-‘Arab mēn pāye jāne wāle mukhtalif qabā’il aur un kī ḥukūmatōn kay aḥwāl*, trans. and ed. Mawlānā Akhtar Fatḥpūrī (Karachi: Nafīs Academy, 2003).

[19] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Tārīkh al-Khulafā’*, 1.

[20] ‘Uzair, Muḥammad, *Dawlat-i-‘Uthmāniyya*, vol. 1, 3.

**آئندہ تحقیق کے لیے اشارے:** آئندہ تحقیق میں ان عوامل کا مزید گہرائی سے جائزہ لیا جاسکتا ہے جو مختلف مکاتبِ فکر اور سیاسی تحریکوں کے خلافت کے تصور کو تشکیل دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ، ان مختلف تصورات کے پیروکار کے مابین مکالمہ اور مفاہمت کی جانچ کی جاسکتی ہے۔ عصر حاضر کے مسلمانوں کے سیاسی اور سماجی مسائل کے حل کے لیے خلافت کے تصور سے کیا سبق حاصل کیا جاسکتا ہے، یہ بھی ایک اہم موضوع ہو سکتا ہے۔

## 4. عصری دور میں اسلامی حکمرانی کے متبادل ماڈل: خلافت کے تاریخی تجربے سے اخذ کردہ اسباق اور جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت کا تجزیہ

اس کی تاریخی اہمیت کے باوجود، کر فانظام جدید سیاسی اور معاشرتی امور میں ایک پیچیدہ اور متنازعہ تصور بن گیا ہے۔ کسی قوم کا خروج، جمہوریت کی وسیع پیمانے پر توسیع، انسانی حقوق اور عالمگیریت کی عالمی تفہیم عوامل ہیں کہ یہ اس کی وجہ سے کامیابی ہے۔ تاہم، خلافت کے تاریخی تجربے میں وہ بنیادی اصول شامل ہیں جو جدید اسلامی قانون کے متبادل ماڈلز کے لئے ہدایات پیش کرسکتے ہیں۔[21]

تاہم، خلافت کے تاریخی تجربے میں ایسے بنیادی اصول موجود ہیں جو عصری دور میں اسلامی حکمرانی کے متبادل ماڈلز کے لیے رہنمائی فراہم کرسکتے ہیں۔[22] زیرِ نظر تحقیق کا مقصد عصری دور میں اسلامی حکمرانی کے موجودہ متبادل ماڈلز کی شناخت کرنا اور ان کی خلافت کے تاریخی تجربے سے اخذ کردہ اسباق کی بنیاد پر جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت کا جائزہ لینا ہے۔

### 4.1 عصری دور میں اسلامی حکمرانی کے متبادل ماڈل:

مسلم دنیا میں عصری دور میں اسلامی حکمرانی کے مختلف متبادل ماڈلز ابھرے ہیں، جو خلافت کے تاریخی تجربے سے مختلف انداز میں سبق حاصل کرتے ہیں اور جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان میں سے چند اہم ماڈلز کا جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

* **اسلامی جمہوریت :** یہ ماڈل جمہوریت کے اصولوں کو اسلامی اقدار اور اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے احترام، انتخابات میں قواعد کا انتخاب اور قانون کی حکمرانی کو ختم کرتا ہے۔ اسلامی جمہوریت کے حامی خلافت کے شورائی نظام اور عدل کے تصور کو جدید جمہوری اداروں میں ضم کرنے کی وکالت کرتے ہیں۔ وہ دلیل دیتے ہیں کہ یہ ماڈل عصری دور میں سیاسی جواز اور عوامی حمایت حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔
* **آئینی اسلامیت :** اس ماڈل میں ایک جدید آئینی ریاست کے ڈھانچے کے اندر اسلامی قانون (شریعت) کو ایک بنیادی ماخذ کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ آئین میں اسلامی اقدار اور اصولوں کو شامل کیا جاتا ہے، اور ایسے ادارے قائم کیے جاتے ہیں جو ان اصولوں کی پاسداری کو یقینی بنائیں۔ اس ماڈل کے حامی خلافت کے قانونی اور اخلاقی فریم ورک کو جدید آئینی ریاست کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ ماڈل اسلامی اقدار کے تحفظ کے ساتھ ساتھ جدید ریاستی نظام کی کارکردگی کو بھی یقینی بنا سکتا ہے۔
* **کثیر الثقافتی اسلامی ریاست :** یہ ماڈل ان مسلم اکثریتی ممالک میں ابھرتا ہے جہاں مختلف نسلی اور مذہبی اقلیتیں بھی موجود ہیں۔ اس ماڈل میں تمام شہریوں کے حقوق کے تحفظ، مذہبی رواداری اور کثیر الثقافتی ہم آہنگی پر زور دیا جاتا ہے۔ خلافت کے تاریخی تجربے میں موجود غیر

[21] Isrār Aḥmad, *Rasūl-i-Inqilāb kā Ṭarīq-i-Inqilāb*, 57.

[22] Isrār Aḥmad, *Khilāfat kī Ḥaqīqat aur ʻAṣr-i-Ḥāẓir mēn us kā Niẓām* (Lahore: Maktaba Khuddām al-Qur'ān, 2006), 9.

مسلموں کے حقوق کے احترام کے اصول کو اس ماڈل میں وسعت دی جاتی ہے۔ اس کے حامی دلیل دیتے ہیں کہ یہ ماڈل جدید دور کے متنوع معاشروں میں امن اور انصاف کے قیام کے لیے ضروری ہے۔

* **اسلامی فلاحی ریاست:** یہ ماڈل خلافت کے سماجی انصاف اور معاشی مساوات کے تصور پر مبنی ہے۔ اس میں ریاست کی ذمہ داری قرار دی جاتی ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی بنیادی ضروریات کو پورا کرے، غربت کا خاتمہ کرے اور سماجی بہبود کو یقینی بنائے۔ خلافت کے بیت المال کے تصور کو جدید فلاحی ریاست کے اداروں میں ڈھالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس ماڈل کے حامی دلیل دیتے ہیں کہ یہ ماڈل اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک عادل اور خوشحال معاشرہ قائم کرنے کا ذریعہ ہے۔[23]

### 4.2 خلافت کے تاریخی تجربے سے اخذ کردہ اسباق:

یہ متبادل ماڈلز خلافت کے تاریخی تجربے سے مختلف اسباق حاصل کرتے ہیں:

* **شوریٰ (مشاورت):** خلافتِ راشدہ میں شوریٰ کا اہم کردار عصری جمہوری اداروں میں عوامی نمائندگی اور مشاورت کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔[24]
* **انصاف:** خلافت کے تمام ادوار میں انصاف اور انصاف پر مبنی حراستی جدید قانونی نظاموں اور انسانی حقوق کی حمایت کرنے کے لئے ایک رہنما ہے۔[25]
* **امت کی وحدت:** اگرچہ جغرافیائی طور پر ممکن نہیں، لیکن امت کی وحدت کا تصور آج بھی مسلم دنیا میں تعاون اور یکجہتی کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔[26]
* **معاشی انصاف:** خلافت کے بیت المال کا نظام جدید فلاحی ریاست کے تصور کو تقویت بخشتا ہے اور معاشی مساوات کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔[27]
* **غیر مسلموں کے حقوق:** خلافت کے تاریخی تجربے میں غیر مسلموں کے حقوق کا احترام عصری کثیر الثقافتی ریاستوں کے لیے ایک اہم سبق ہے۔

### 4.3 جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت کا جائزہ:

مذکورہ بالا متبادل ماڈلز مختلف طریقوں سے جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں:

* **اسلامی جمہوریت** سیاسی عدم استحکام اور آمرانہ حکمران کے خلاف جمہوری راستہ پیش کرتی ہے۔
* **آئینی اسلامیت** اسلامی اقدار کے تحفظ کے ساتھ ساتھ جدید قانونی نظام کی کارکردگی کو یقینی بنا سکتی ہے۔
* **کثیر الثقافتی اسلامی ریاست** متنوع معاشروں میں امن اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دے سکتی ہے۔
* **اسلامی فلاحی ریاست** غربت، عدم مساوات اور سماجی ناانصافی جیسے مسائل سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔[28]

بہر حال، ان ماڈلز کے نفاذ کو مختلف مسائل کا سامنا کرنا پڑا، جن میں سیاسی ناکامی، کمزور اداروں اور غیر ملکی مداخلت شامل ہیں۔

---

[23] Nadwī, Shāh Mu'īn al-Dīn Aḥmad, *Tārīkh-i-Islām: 'Ahd-i-Risālat wa Khilāfat-i-Rāshida*, part 1 (Lahore: Maktaba Islāmiyya, June 2013), 91–111.
[24] Ibn Kathīr, Abū al-Fidā' 'Imād al-Dīn, *Tārīkh Ibn Kathīr, tarjama Al-Bidāya wa al-Nihāya*, vol. 12 (Karachi: Nafīs Academy, n.d.), 1–50.
[25] Ibn Kathīr, *Tārīkh Ibn Kathīr, tarjama Al-Bidāya wa al-Nihāya*, vol. 12, 1–50.
[26] Ibn Kathīr, *Tārīkh Ibn Kathīr, tarjama Al-Bidāya wa al-Nihāya*, vol. 13 (Karachi: Nafīs Academy, n.d.), 1–30.
[27] Al-Balādhurī, Aḥmad ibn Yaḥyā ibn Jābir, *Futūḥ al-Buldān* (Lahore: Majlis al-Taḥqīq al-Islāmī, 2000), 100.
[28] Ibn Sa'd, Muḥammad, *Ṭabaqāt Ibn Sa'd*, vol. 2 (Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, n.d.), 3.

**نتائج:** عصری دور میں اسلامی حکمرانی کے مختلف متبادل ماڈلز موجود ہیں جو خلافت کے تاریخی تجربے سے سبق حاصل کرتے ہوئے جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسلامی جمہوریت، آئینی اسلامیت، کثیر الثقافتی اسلامی ریاست اور اسلامی فلاحی ریاست جیسے ماڈلز خلافت کے بنیادی اصولوں کو عصری تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان ماڈلز کی کامیابی کا انحصار ان کے عملی نفاذ، سیاسی اتفاق رائے اور ادارہ جاتی مضبوطی پر ہے۔

**آئندہ تحقیق کے لیے اشارے:** آئندہ تحقیق میں ان متبادل ماڈلز کے عملی نفاذ کے تجربات کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ مختلف مسلم ممالک میں ان ماڈلز کی کامیابیوں اور ناکامیوں کا تجزیہ عصری اسلامی حکمرانی کے لیے قیمتی بصیرتیں فراہم کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، ان ماڈلز کے مابین اور زیادہ موثر انداز میں ہم آہنگی کی جانچ کی جا سکتی ہے۔

## 5. نظامِ خلافت کے بنیادی اصول اور جدید جمہوری و آئینی ریاستیں: تعبیر و نفاذ کے ممکنہ طریقے

نظامِ خلافت، اپنی تاریخی اہمیت کے ساتھ ساتھ، کچھ ایسے بنیادی اصولوں کا حامل ہے جو آج بھی مسلم دنیا میں حکمرانی اور سیاسی تنظیم کے حوالے سے گہرے معنی رکھتے ہیں۔ شوریٰ (مشاورت)، عدل (انصاف) اور امت کی وحدت ایسے کلیدی تصورات ہیں جو خلافت کے جوہر کی تشکیل کرتے ہیں۔[29] ہمارے زمانے میں ان جدید ریاستی ڈھانچے کے تناظر میں کینگز کے بنیادی اصولوں کی ترجمانی اور ان پر عمل درآمد کیا جائے، جس میں جمہوری اور آئینی ریاستیں غالب انتظامیہ کا نمونہ ہیں؟ زیرِ نظر تحقیق کا مقصد نظامِ خلافت کے ان بنیادی اصولوں کی جدید جمہوری اور آئینی ریاستوں کے تناظر میں تعبیر و تشریح کرنا اور ان کے ممکنہ نفاذ کے طریقوں پر غور کرنا ہے۔

### 5.1 نظامِ خلافت کے بنیادی اصول:

* **شوریٰ (مشاورت) :** خلافت میں شوریٰ کا اصول حکمرانوں کو اہم معاملات میں اہلِ علم اور صاحب الرائے افراد سے مشورہ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یہ نہ صرف غلطیوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے بلکہ حکمرانی میں عوام کی شرکت اور ملکیت کے احساس کو بھی فروغ دیتا ہے۔[30]
* **عدل (انصاف) :** عدل کا اصول خلافت کا ایک بنیادی ستون ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ تمام شہریوں کے ساتھ قانون کی نظر میں برابری کا سلوک کیا جائے، کسی کے ساتھ کوئی امتیازی سلوک نہ ہو اور ہر ایک کو اس کا حق ملے۔ عدل معاشی، سماجی اور قانونی ہر سطح پر نافذ ہونا چاہیے۔[31]
* **امت کی وحدت :** خلافت کا تصور ایک عالمگیر امت کی وحدت پر زور دیتا ہے، جہاں تمام مسلمان نسلی، لسانی اور جغرافیائی حدود سے بالاتر ہو کر ایک مشترکہ شناخت اور مقصد کے تحت متحد ہوں۔ اگرچہ جدید دور میں قومی ریاستوں کا نظام غالب ہے، لیکن امت کی وحدت کا اصولی تصور آج بھی مسلمانوں کے درمیان بھائی چارے، تعاون اور مشترکہ مقاصد کے حصول کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔[32]

---

[29] Isrār Aḥmad, *Khilāfat kī Ḥaqīqat aur ʻAṣr-i-Ḥāẓir mēn us kā Niẓām*, 9.

[30] Ibn Kathīr, *Tārīkh Ibn Kathīr, tarjama Al-Bidāya wa al-Nihāya*, vol. 14 (Karachi: Nafīs Academy, n.d.), 1.

[31] Ibn Khaldūn, ʻAbd al-Raḥmān, *Muqaddima Ibn Khaldūn*, part 2 (Urdu) (Karachi: Nafīs Academy, 2000), 1–421.

[32] Al-Balādhurī, Aḥmad ibn Yaḥyā ibn Jābir, *Futūḥ al-Buldān* (Lahore: Majlis al-Taḥqīq al-Islāmī, 2000).

### 5.2 وہ طریقے جن کو جدید جمہوری اور آئینی ملک کے تناظر میں نافذ کیا جاسکتا ہے:

جدید جمہوری اور آئینی ریاستوں کے تناظر میں نظامِ خلافت کے ان بنیادی اصولوں کی تعبیر و تشریح اور نفاذ کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں:

i. **شوریٰ کا نفاذ:**

**پارلیمانی نظام:** جدید جمہوری پارلیمانی نظام شوریٰ کے اصول کا ایک عملی مظہر ہو سکتا ہے۔ منتخب نمائندہ سرکاری وضاحت کی ترجمانی کرتا ہے اور بجا طور پر خود کو مشورہ دے رہا ہے۔

**سول سوسائٹی کی شرکت:** حکومت کو پالیسی سازی کے عمل میں مختلف شعبوں کے ماہرین، سول سوسائٹی کی تنظیموں اور عام شہریوں سے مشاورت کے لیے باقاعدہ میکانزم وضع کرنے چاہئیں۔

**آن لائن پلیٹ فارمز:** جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے آن لائن پلیٹ فارمز بنائے جاسکتے ہیں جہاں شہری حکومتی پالیسیوں پر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں اور مشاورت کے عمل میں شریک ہو سکیں۔

ii. **عدل کا نفاذ:**

**آزاد عدلیہ:** ایک مضبوط اور آزاد عدلیہ کا قیام عدل کے اصول کے نفاذ کے لیے ناگزیر ہے۔ ججوں کو کسی بھی بیرونی دباؤ کے بغیر قانون کے مطابق فیصلے کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔[33]

**قانون کی حکمرانی:** قانون کی حکمرانی کا مطلب ہے کہ تمام شہری، بشمول حکمران، قانون کے سامنے برابر ہوں۔ قانون کا منصفانہ اور غیر امتیازی نفاذ یقینی بنایا جانا چاہیے۔[34]

**انسانی حقوق کا تحفظ:** آئین اور قوانین میں تمام شہریوں کے بنیادی انسانی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جانا چاہیے اور ان حقوق کی خلاف ورزی کی صورت میں موثر قانونی چارہ جوئی کا نظام موجود ہونا چاہیے۔

**احتسابی ادارے:** حکومت اور دیگر عوامی اداروں کی کارکردگی کا احتساب کرنے کے لیے آزاد اور بااختیار ادارے قائم کیے جانے چاہئیں۔

iii. **امت کی وحدت کا فروغ:**

**اقتصادی تعاون:** مسلم ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو فروغ دے کر مشترکہ منڈیوں اور تجارتی معاہدوں کے ذریعے معاشی انضمام کو بڑھایا جاسکتا ہے۔

**ثقافتی تبادلہ:** مسلم ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلوں، تعلیمی پروگراموں اور میڈیا کے ذریعے باہمی افہام و تفہیم اور یکجہتی کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

**مشترکہ سیاسی موقف:** عالمی سطح پر اہم مسائل پر مسلم ممالک کو مشترکہ سیاسی موقف اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کی آواز موثر انداز میں سنی جاسکے۔

---

[33]Ibn Kathīr, *Tārīkh Ibn Kathīr, tarjama Al-Bidāya wa al-Nihāya*, vol. 14.

[34] Ibn Sa‘d, Muḥammad, *Ṭabaqāt Ibn Sa‘d*, vol. 7 (Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, n.d.), 3.

**بین الاقوامی اسلامی تنظیمیں:** او آئی سی (OIC) جیسی بین الاقوامی اسلامی تنظیموں کو مضبوط اور فعال بنا کر مسلم دنیا کے درمیان تعاون اور وحدت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

**بحث:** یہ بات قابلِ غور ہے کہ نظامِ خلافت کے ان بنیادی اصولوں کو جدید جمہوری اور آئینی ریاستوں کے تناظر میں نافذ کرنے میں کچھ چیلنجز بھی موجود ہیں۔ مختلف ممالک میں سیاسی اور معاشرتی حالات میں اختلافات، قانونی نظاموں میں اختلافات اور مختلف اسکولوں کی تشریحات مقالہ اصولوں کے عالمی اور عالمی سطح پر نفاذ کی راہ میں رکاوٹیں بن سکتی ہیں۔[35] تاہم، ان چیلنجوں کے باوجود، ان اصولوں کی روح کو جدید ریاستی ڈھانچوں میں شامل کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے تاکہ ایک زیادہ عادلانہ، مشاورتی اور متحد مسلم معاشرہ تشکیل دیا جا سکے۔

**نتائج:** نظامِ خلافت کے بنیادی اصول، یعنی شوریٰ، عدل اور امت کی وحدت، جدید جمہوری اور آئینی ریاستوں کے لیے بھی رہنمائی فراہم کر سکتے ہیں۔ شوریٰ کو پارلیمانی نظام اور سول سوسائٹی کی شرکت کے ذریعے نافذ کیا جا سکتا ہے۔ عدل کو ایک آزاد عدلیہ، قانون کی حکمرانی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے ذریعے یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ اور امت کی وحدت کو اقتصادی تعاون، ثقافتی تبادلے اور مشترکہ سیاسی موقف کے ذریعے فروغ دیا جا سکتا ہے۔[36] اگرچہ ان اصولوں کے نفاذ میں کچھ چیلنجز موجود ہیں، لیکن ان کی روح کو جدید ریاستی ڈھانچوں میں شامل کرنے کی کوشش ایک زیادہ عادلانہ اور متحد مسلم دنیا کی طرف ایک اہم قدم ثابت ہو سکتی ہے۔

**آئندہ تحقیق کے لیے اشارے:** آئندہ تحقیق میں مختلف مسلم ممالک میں ان اصولوں کے عملی نفاذ کے تجربات کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ مختلف قانونی اور آئینی اصلاحات کے ذریعے ان اصولوں کو کس طرح مؤثر بنایا جا سکتا ہے، اس پر مزید غور کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ، آپ جدید ٹیکنالوجیز کے ساتھ تھریٹس کو نافذ کرنے کے لئے نئے اور جدید طریقے تلاش کر سکتے ہیں۔

**خلاصۂ بحث (Conclusion)**

مذکورہ بالا تحقیقی سوالات اور ان پر مبنی ابحاث کے نتیجے میں یہ واضح ہوتا ہے کہ نظامِ خلافت ایک کثیر الجہتی اور تاریخی طور پر ارتقاء پذیر تصور ہے۔ اس کے مختلف ادوار اپنی امتیازی سیاسی اور نظریاتی خصوصیات کے حامل رہے ہیں، اور جدید دور کے سیاسی، سماجی اور بین الاقوامی چیلنجز اس کے کسی بھی ممکنہ احیاء یا اطلاق کے لیے گہرے مضمرات رکھتے ہیں۔ مسلم دنیا میں خلافت کے تصور پر مختلف مکاتبِ فکر اور سیاسی تحریکوں کے آراء اور استدلال میں نمایاں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ تاہم، خلافت کے بنیادی اصولوں جیسے کہ شوریٰ، عدل اور امت کی وحدت کو جدید جمہوری اور آئینی ریاستوں کے تناظر میں تعبیر اور نافذ کرنے کے مختلف ممکنہ طریقے موجود ہیں، جو عصری مسلم معاشروں میں بہتر حکمرانی اور اتحاد کے فروغ کا باعث بن سکتے ہیں۔ اگرچہ ان اصولوں کے نفاذ میں چیلنجز درپیش ہیں، لیکن ان کی روح کو جدید ریاستی ڈھانچوں میں شامل کرنے کی کوشش ایک زیادہ عادلانہ اور ترقی یافتہ مسلم دنیا کی جانب ایک اہم قدم ہو سکتی ہے۔

---

[35] Nadwī, Shāh Mu'īn al-Dīn Aḥmad, *Tārīkh-i-Islām: Khilāfat-i-'Abbāsiyya*, parts 3 and 4 (Lahore: Maktaba Islāmiyya, August 2012), 24–85 (part 3), 385–471 (part 4).

[36] Isrār Aḥmad, *Minhāj-i-Inqilāb-i-Nabawī: Sīrat al-Nabī ṣallā Allāh 'alayhi wa sallam kā ijmālī mutāla'a falsafa-i-inqilāb kay nuqṭa-i-naẓar say* (Lahore: Tanẓīm-i-Islāmī, 1999), 5.

## سفارشات(Recommendations)

* **نظامِ خلافت کا علمی مطالعہ:** مسلم دنیا کے تعلیمی اداروں اور تحقیقی مراکز میں نظامِ خلافت کے تاریخی ارتقاء، مختلف نظریات اور جدید دور میں اس کی مطابقت پر غیر جانبدارانہ اور گہرائی سے تحقیق کو فروغ دیا جائے تاکہ اس تصور کی درست فہم حاصل ہو سکے۔
* **بنیادی اصولوں کی عصری تطبیق:** نظامِ خلافت کے بنیادی اصولوں (شوریٰ، عدل، امت کی وحدت) کو جدید جمہوری اور آئینی ریاستوں کے تناظر میں تعبیر کرنے اور ان کے نفاذ کے عملی طریقوں پر غور کرنے کے لیے بین الاقوامی سطح پر علمی و فکری فورمز کا انعقاد کیا جائے۔
* **متبادل حکومتی ماڈلز کا فروغ:** مسلم دنیا میں اسلامی حکمرانی کے ان متبادل ماڈلز (جیسے اسلامی جمہوریت، آئینی اسلامیت) کی حمایت کی جائے جو خلافت کے تاریخی تجربے سے سبق حاصل کرتے ہوئے جدید چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور سیاسی استحکام اور ترقی کا باعث بن سکیں۔
* **بین المسالک مکالمہ:** خلافت کے تصور پر مختلف مکاتبِ فکر اور سیاسی تحریکوں کے درمیان بامعنی اور تعمیری مکالمے کے لیے پلیٹ فارم مہیا کیے جائیں تاکہ اختلافات کو کم کیا جا سکے اور مشترکہ بنیادوں پر اتفاقِ رائے پیدا کیا جا سکے۔
* **تعلیمی نصاب میں شمولیت:** نظامِ خلافت کے تاریخی اور نظریاتی پہلوؤں کو مسلم دنیا کے تعلیمی نصاب میں مناسب طریقے سے شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل اس تصور کی درست اور متوازن معلومات حاصل کر سکے اور انتہاپسندانہ خیالات کا مقابلہ کیا جا سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## Bibliography / کتابیات


* Al-Balādhurī, Aḥmad ibn Yaḥyā ibn Jābir. *Futūḥ al-Buldān*. Lahore: Majlis al-Taḥqīq al-Islāmī, 2000 CE.
* Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn. *Tārīkh al-Khulafāʾ*. Lahore: Mumtāz Academy, 2011.
* Al-Ṭabarī, Abū Jaʻfar Muḥammad ibn Jarīr. *Tārīkh al-Ṭabarī*. Vol. 1. Translated by Muḥammad Ṣiddīq Hāshimī. Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, 2000 CE.
* Ibn Khaldūn, ʻAbdur Raḥmān. *Tārīkh Ibn Khaldūn, Ḥiṣṣa Nāhum: Sulāṭīn Mamālīk Baḥriyya kī Mufaṣṣal Tārīkh*. Translated and edited by Ḥāfiẓ Sayyid Rashīd Aḥmad Arshad. Karachi: Nafīs Academy, 2003.
* Ibn Kathīr, Abū al-Fidāʼ. *Tārīkh Ibn Kathīr: Tarjuma al-Bidāya wa al-Nihāya*. Vol. 12. Karachi: Nafīs Academy, 2000 CE.
* Ibn Saʻd, Muḥammad. *Ṭabaqāt Ibn Saʻd*. Vol. 1. Karachi: Nafīs Academy, Urdu Bāzār, 2000 CE.
* Iqbal, ʻAllāma Muḥammad. "Daryūza-e-Khilāfat." In *Bāng-e-Darā*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 1924.
* Iqbal, ʻAllāma Muḥammad. "Khilāfat! Bazm-e-Millat kā Nigahbān." In *Jāwīd Nāma*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 2004.
* Iqbal, ʻAllāma Muḥammad. "Kiyā Hai Tu ne Matāʻ-e-Ghurūr kā Saudā." In *Ḍarb-e-Kalīm*. Lahore: Iqbal Academy Pakistan, 1936.
* Isrār Aḥmad. *Khilāfat kī Ḥaqīqat aur ʻAṣr-e-Ḥāḍir meṅ us kā Niẓām*. Lahore: Maktaba Khuddām al-Qur'ān, 2006.
* Isrār Aḥmad. *Rasūl-e-Inqilāb kā Ṭarīq-e-Inqilāb*. Lahore: Maktaba Khuddām al-Qur'ān, 2004.
* Isrār Aḥmad. *Minhāj-e-Inqilāb-e-Nabawī: Sīrat al-Nabī Ṣallā Allāhu ʻalayhi wa Sallam kā Ijmālī Muṭālaʻa Falsafa-e-Inqilāb ke Nuqṭa-e-Naẓar se*. Lahore: Tanẓīm-e-Islāmī, 1999.
* Nadwī, Shāh Muʻīn al-Dīn Aḥmad. *Tārīkh-e-Islām: ʻAhd-e-Risālat wa Khilāfat-e-Rāshida*. Vol. 1. Lahore: Maktaba Islāmiyya, 2013.